سورة التحريم

آيات 6- 9

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ
عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا
يُؤْمَرُوْنَ ۝٦ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا
كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٧ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى
رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى
بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٨ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ
عَلَيْهِمْ ؕ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝٩

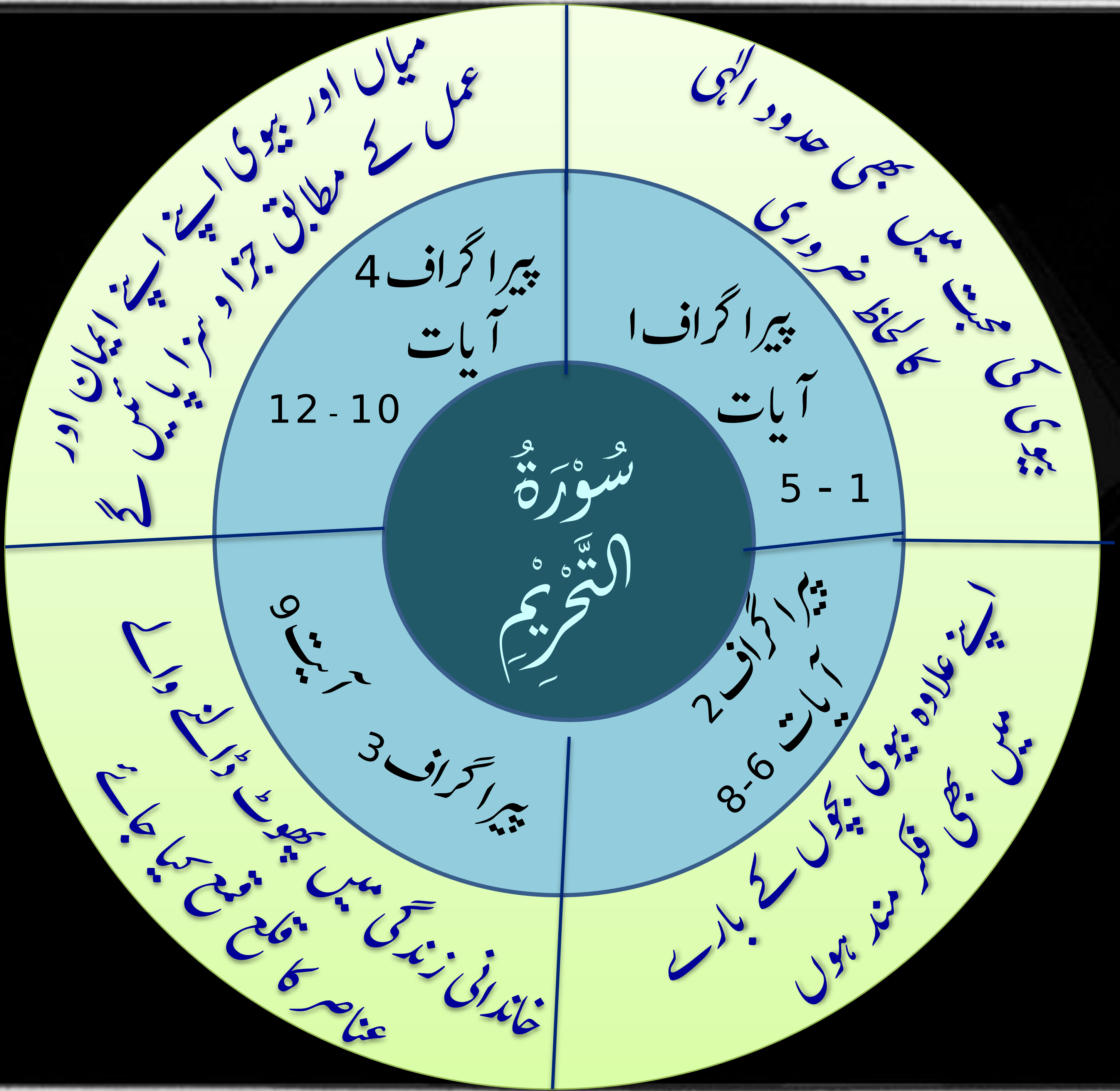
سُوْرَۃُ التَّحْرِیْمِ
پیراگراف ۱
آیات
5 - 1
بیوی کی محبت میں بھی حدود الٰہی
کا لحاظ ضروری
پیراگراف 2
آیات
8-6
اپنے علاوہ بیوی بچوں کے بارے
میں بھی فکر مند ہوں
پیراگراف 3
آیت 9
خاندانی زندگی میں پھوٹ ڈالنے والے
عناصر کا قلع قمع کیا جائے
پیراگراف 4
آیات
12 - 10
میاں اور بیوی اپنے اپنے ایمان اور
عمل کے مطابق جزا و سزا پائیں گے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا قُوۡۤا اَنۡفُسَكُمۡ وَاَهۡلِيۡكُمۡ نَارًا وَّقُوۡدُهَا النَّاسُ وَالۡحِجَارَةُ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا - اے لوگو جو ایمان لائے

قُوۡۤا - بچاؤ

اَنۡفُسَكُمۡ - اپنے آپ کو

وَاَهۡلِيۡكُمۡ - اور اپنے گھر والوں کو

نَارًا - آگ سے

وَّقُوۡدُهَا - جس کا ایندھن

النَّاسُ - انسان

وَالۡحِجَارَةُ - اور پتھر ہیں

عَلَيۡهَا مَلٰٓـئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعۡصُوۡنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمۡ وَيَفۡعَلُوۡنَ مَا يُؤۡمَرُوۡنَ

عَلَيۡهَا مَلٰٓـئِكَةٌ - اس (آگ) پر ایسے فرشتے (مقرر) ہیں جو

غِلَاظٌ - سخت ہیں   مادہ   غ ل ظ

- غَلَظ يَغۡلِظُ ، غِلَظًا   سخت ہونا ، موٹا ہونا ، بھاری ہونا
- اردو میں : غلیظ کے معنی گندہ لیکن عربی میں سخت، گاڑھا، پختہ، موٹا

شِدَادٌ - شدید

لَّا يَعۡصُوۡنَ اللّٰهَ - نہیں نافرمانی کرتے اللہ کی

مَآ اَمَرَهُمۡ - اس میں جو اس نے حکم دیا ان کو

وَيَفۡعَلُوۡنَ - اور وہ کرتے ہیں

مَا يُؤۡمَرُوۡنَ - جو انھیں حکم دیا گیا

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّ
قُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ
لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝٦

اے ایمان والو ! بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو
اس آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے، جس
پر ایسے فرشتے مقرر ہیں جو بڑے تند خو سخت گیر ہیں، جو
کبھی اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے، اور جو حکم بھی
انھیں دیا جاتا ہے اسے بجالاتے ہیں

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا و

- **مسلمانوں کو خطاب** ! تم پر ذمہ داری صرف اپنی نہیں بلکہ اپنی اولاد، اپنی بیوی اور اپنے خدام کو بھی عذاب جہنم سے بچانے کی کوشش کرو
- **خاندان کے سربراہ** کے طور پر تم پر ذمہ داریاں ڈالی گئی ہیں۔
- اگر خاندان کے سربراہ کی غفلت اور لاپرواہی کی وجہ سے اہل خانہ جہنم کے سزاوار ٹھہرے تو خاندان اور گھر کے سربراہ کو بھی جواب دینا پڑے گا کہ تم نے ان کی تربیت میں کمزوری کیوں دکھائی
- **آگ کی ہیبت ناکی کا تصور**- جس میں پتھر جل رہے ہوں گے
- **اس مقام کی شدت اور درشت برتاؤ کا اندازہ**- وہاں پہ مقرر پہرے دار فرشتوں کی صفات سے- انتہائی درجہ ترش رو، سخت گیر، آواز کرخت، قوت و جبروت کے حامل اللہ کے اوامر کی تنفیذ میں ذرہ برابر نرمی اور تاخیر نہ کریں گے

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا و

- عَن ابْنِ عُمَرَعَن النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم قَالَ
- كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ الْإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ...... رواہ البخاری
- تم میں سے ہر ایک راعی ہے اور ہر ایک اپنی رعیت کے معاملہ میں جوابدہ ہے حکمران راعی ہے اور وہ اپنی رعیت کے معاملہ میں جوابدہ ہے۔ مرد اپنے گھر والوں کا راعی ہے اور وہ ان کے بارے میں جوابدہ ہے اور عورت اپنے شوہر کے گھر اور بچوں کی راعی ہے اور وہ ان کے بارے میں جوابدہ ہے ..."۔

قرآن کی رو سے والدین کی اپنی اولاد کے بارے میں ذمہ داریاں

1. اولاد کو شرک سے بچنے کا حکم دینا چاہیے۔ (لقمان : ۱۳)
2. اولاد کو ایک اللہ کی عبادت کا حکم دینا چاہیے۔ (البقرۃ: ۱۳۲)
3. اولاد کو مسلمان رہنے کی نصیحت کرنی چاہیے۔ (البقرۃ: ۱۳۲)
4. اولاد کو نماز پڑھنے کی تلقین کرنی چاہیے۔ (طٰہٰ: ۱۳۲)
5. اولاد کو نیکی کی تبلیغ اور برائی سے منع کرنے کی تبلیغ کرنی چاہیے (لقمان ۱۷)
6. اولاد کی بول چال اور چال ڈھال پر نظر رکھنی چاہیے۔ (لقمان : ۱۸)
7. اولاد کو آخرت کی جوابدہی کا احساس دلانا چاہیے۔ (لقمان : ۱۶)
8. نہ اسراف کرو، نہ زنا کرو اور نہ اپنی اولاد کو قتل کرو۔ (الممتحنہ : ۱۲)
9. اے ایمان والو! اپنے آپ اور اپنی اولاد کو جہنم کی آگ سے بچالو۔ (التحریم : ۶)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا - اے کفر کرنے والو

لَا تَعْتَذِرُوا - بہانے نہ بناؤ

- مادہ ع ذ ر عَذَرَ يَعْذِرُ اپنا گناہ مٹانے کے لیئے کوئی بہانہ بنانا
- مَعْذِرَة: عذر کی درخواست
- مَعَاذِيرَهُ : معذرت کی جمع

وَلَوْ أَلْقٰى مَعَاذِيرَهُ اگرچہ وہ اپنے تمام عذر پیش کرے گا 75/15

- اردو میں : عذر، معذرت، معذور، تعذیر، عذرا

الْيَوْمَ ـ آج

إِنَّمَا تُجۡزَوۡنَ مَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ۝٧

إِنَّمَا - صرف

- اگرچہ یہ إِنَّ اور مَا سے ملکر بنا ہے لیکن اکٹھا إِنَّمَا کلمۂ حصر ہے

تُجۡزَوۡنَ - بدلہ دیا جارہا ہے تم کو

مَا - جو

كُنۡتُمۡ - تھے تم

تَعۡمَلُوۡنَ - عمل کرتے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا - اے لوگو جو ایمان لائے

تُوْبُوْۤا - توبہ کرو

اِلَى اللّٰهِ - اللہ کے حضور

تَوْبَةً نَّصُوْحًا - خالص توبہ

- توبۃ النصوح کیا ہے ؟

توبۃ النصوح کیا ہے ؟

حضرت معاذ بن جبلؓ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ توبۃ النصوح کیا ہے ؟آپ ﷺ نے فرمایا

أَنْ يَنْدَمَ الْعَبْدُ عَلَى الذَّنْبِ الَّذِي أَصَابَ، فَيَعْتَذِرَ إِلَى اللَّهِ، ثُمَّ لَا يَعُودَ إِلَيْهِ، كَمَا لَا يَعُودُ اللَّبَنُ إِلَى الضَّرْعِ

”انسان اپنے گناہ پر نادم اور شرم سار ہو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معذرت طلب کرے...... (گناہوں کی معافی مانگے) پھر جس طرح دودھ تھنوں میں سے نکل کر دوبارہ واپس نہیں آ سکتا، یہ بھی اسی طرح اس گناہ کی طرف نہ جائے۔“

عَسٰى رَبُّكُمۡ اَنۡ يُّكَفِّرَ عَنۡكُمۡ سَيِّاٰتِكُمۡ وَيُدۡخِلَكُمۡ

عَسٰى - امید ہے کہ

رَبُّكُمۡ - تمہارا رب

اَنۡ يُّكَفِّرَ - کہ وہ دور کردے گا

عَنۡكُمۡ - تم سے

سَيِّاٰتِكُمۡ - تمہاری برائیاں

وَيُدۡخِلَكُمۡ - اور داخل کرے تمہیں

جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ۙ يَوۡمَ لَا يُخۡزِى اللّٰهُ النَّبِىَّ

جَنّٰتٍ - ایسی جنّتوں میں

تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا - بہہ رہی ہیں جن کے نیچے

الۡاَنۡهٰرُ - نہریں

يَوۡمَ - اس دن

لَا - نہ

يُخۡزِى اللّٰهُ - رسوا کرے گا

النَّبِىَّ - نبی کو

يَوْمَ لَا يُخْزِی اللّٰهُ النَّبِیَّ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ

- مادہ خ ز ي
- خَزِيَ: رُسوا ہونا، ذلیل ہونا
- اَخْزٰی: رُسوا کرنا، ذلیل کرنا

وَالَّذِیْنَ - اور ان لوگوں کو جو

اٰمَنُوْا - ایمان لائے

مَعَهٗ - اس کے ساتھ

نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ

نُوْرُهُمْ - ان کا نور

يَسْعٰى - دوڑتا ہوگا

- سَعَى : کوشش کرنا، بھاگنا

بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ - ان کے ہاتھوں کے درمیان (مطلب ہے سامنے)

- أَيْدِي - يَد کی جمع

وَبِاَيْمَانِهِمْ - اور ان کے دائیں

يَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَآ اَتۡمِمۡ لَنَا نُوۡرَنَا وَاغۡفِرۡ لَنَا

يَقُوۡلُوۡنَ - وہ کہہ رہے ہوں گے

رَبَّنَآ - اے ہمارے رب

اَتۡمِمۡ لَنَا - مکمل کردے ہمارے لیے

نُوۡرَنَا - ہمارا نور

وَاغۡفِرۡ لَنَا - اور درگزر فرما ہم سے

اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيۡءٍ قَدِيۡرٌ

- اِنَّكَ - یقیناً تو
- عَلٰى كُلِّ شَيۡءٍ - ہر چیز پر
- قَدِيۡرٌ - قدرت رکھنے والا ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّبِىُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ اغْلُظْ عَلَيْهِمْ

يٰٓاَيُّهَا النَّبِىُّ - اے نبی

جَاهِدِ الْكُفَّارَ - جہاد کرو کافروں سے

وَ الْمُنٰفِقِيْنَ - اور منافقین سے

وَ اغْلُظْ - اور سختی سے پیش آؤ عَلَيْهِمْ - ان کے ساتھ

- مادہ غ ل ظ غَلَظَ يَغْلِظُ موٹا ہونا، سخت ہونا، کھردرا ہونا
- غِلْظَةً : سختی

غَلِيظَ الْقَلْبِ: سنگدل اور تندخو آدمی

وَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿٩﴾

وَ مَاْوٰىهُمْ - اور ان کا ٹھکانا

جَهَنَّمُ - جہنم ہے

وَ بِئْسَ - اور بہت ہی برا ہے

الْمَصِيْرُ - وہ ٹھکانا

توبہ و استغفار کا مفہوم

- اِسْتَغْفَار: غَفَرَ یَغْفِرُ کے معنی "کسی چیز کو اس طرح ڈھانپ دینا کہ اس کے عیوب و نقائص چھپ جائیں"
  - قول اور عمل کے ذریعے مغفرت طلب کرنا (المفردات)
  - اللہ سے یہ درخواست کہ وہ
    - گناہوں کی پردہ پوشی کرے
    - انہیں دوسروں پر ظاہر نہ کرے
    - ان کے بارے میں محاسبہ نہ کرے
    - ان پر سزا نہ دے، انہیں بخش دے اور معاف کر دے

توبہ و استغفار کا مفہوم

- توبہ: تَابَ یَتُوبُ تَوبَةً سے مراد رجوع کرنا اور پلٹنا ہے
- توبہ سے مراد:
  - اعترافِ جرم کے بعد احساسِ ندامت کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرنے اور آئندہ جرم نہ کرنے کی یقین دہانی ہے
  - توبہ میں یہ بات شامل ہے کہ

1. آدمی گناہ کو گناہ سمجھے
2. گناہوں پر نادم ہو
3. آئندہ گناہ نہ کرنے کا پختہ عزم کرے
4. جس حد تک ممکن ہو گناہوں کی تلافی کی کوشش کرے

تَوبَة

احساسِ گناہ کے بعد

اعترافِ گناہ اور

عزمِ اجتنابِ گناہ

اِسْتَغْفَار

درخوست پردہ پوشیٔ گناہ

گذارشِ مغفرت

گذارشِ عفو و درگذر

درخواست عدم محاسبہ

درخواست نجاتِ عذاب

گناہوں کی مغفرت کے اصول

قرآن وسنت کی روشنی میں گناہوں کی مغفرت کے قانون کی شرائط

۱۔ اللہ کو یاد کرکے ندامت کا احساس ہونا

۲۔ مغفرت اور بخشش طلب کرنا

۳۔ جان بوجھ کر اصرار سے گریز کرنا

۴۔ اللہ سے اچھی امید رکھنا

۵۔ اصلاح کی کوشش کرنا

۶۔ بڑے گناہ اور حقوق العباد سے متعلق گناہ کے لئے توبہ اور انکا ممکنہ ازالہ کی کوشش

۷۔ چھوٹی کوتاہیوں پر اجمالی توبہ کرنا اور نیک اعمال سے انہیں مٹانے کی کوشش کرنا

توبہ کا قانون اور شرائط کیا ہیں

- قران کی آیات النساء 17 اور النحل 119 اور قرآن و حدیث کے دیگر اشارات کی بنیاد پر توبہ کے مندرجہ ذیل لوازمات سامنے آتے ہیں

گناہ یا گناہوں پر دل سے نادم ہونا اور اللہ سے مغفرت طلب کرنا

2. گناہ پر اصرار نہ کرنا (حضرت آدم علیہ السلام کی طرح)۔ قولی یا عملی

3. توبہ میں غیر ضروری تاخیر سے گریز کرنا یعنی فوری طور پر رجوع کرنا ہے

4. گناہ یا غلطی ترک کرنے کا مصمم ارادہ کرنا اور عملی اقدام کرنا

5. اگر غلطی کا ازالہ ممکن ہو تو ازالہ کرنا (جیسے چرایا ہوا مال واپس کرنا)

6. اگر گناہ یا جرم کا تعلق ریاست کے حقوق سے متعلق سے تو خود کو ریاست کے حوالے کر دینا

استغفار کے فائدے

1. استغفار سے بارش کی کثرت ـ لوگوں کی خوشحالی
2. مال میں اضافہ ہوتا ہے
3. اولاد عطا ہوتی ہے
4. باغات اور نہریں عطا ہوتی ہیں

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۙ﴿10﴾ يُّرْسِلِ السَّمَاۗءَ عَلَيْكُمْ
مِّدْرَارًا ۙ﴿11﴾ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ
اَنْهٰرًا ۭ﴿12﴾ سورۃ نوح

میں نے کہا : اپنے ربّ سے معافی مانگو ! بے شک وہ بڑا معاف کرنے والا ہے وہ تم پر آسمان سے خوب بارشیں برسائے گا تمہیں مال اور اولاد سے نوازے گا، تمہارے لیے باغ پیدا کرے گا اور تمہارے لیے نہریں جاری کر دے گا

استغفار کے فائدے

5. استغفار سے دنیاوی عذاب ٹال دیا جاتا ہے

6. استغفار سے ہر تنگی و مشکل میں نجات ملتی ہے

7. استغفار سے ہر فکر و پریشانی میں چھٹکارا نصیب ہوتا ہے

8. استغفار سے رزق میں اضافہ کیا جاتا ہے اور ایسے طریقے سے رزق عطا ہوتا ہے جو انسان کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا

اللہ بندے کی توبہ سے کتنا خوش ہوتا ہے؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"بلاشبہ اللہ اپنے بندے کی توبہ سے، جب وہ اس کی طرف پلٹ کر آجاتا ہے، بہت خوش ہوتا ہے۔ اُس (مسافر) سے زیادہ خوش، جس کی سواری (اونٹنی) جنگل بیابان میں اُس کے ہاتھ سے چھوٹ کر کہیں غائب ہو گئی، اُس (اونٹنی) پر اُس کے خورونوش کا (سارا) سامان بھی تھا (اس نے اِدھر اُدھر بہت تلاش کیا، مگر وہ کہیں نہ ملی) آخر ناامید ہو کر وہ ایک درخت کی چھائوں میں آکر پڑ رہا، وہ اُس (سواری کے ملنے) سے قطعی مایوس ہو چکا تھا۔ شدتِ یاس کا یہی عالم تھا کہ یکایک وہ دیکھتا ہے کہ اُس کی اونٹنی اُس کے پاس کھڑی ہے! اُس نے (جھٹ) اونٹنی کی نکیل اپنے ہاتھ میں لے لی اور شدتِ مسرت سے (بے اختیار ہاتھ اُٹھا کر) کہہ اُٹھا_____ اے اللہ! تُو میرا بندہ ہے! میں تیرا رب ہوں"
کہنا کچھ چاہتا تھا مگر مارے خوشی کے کہہ کچھ گیا!
_____اللہ کو اپنے بندے کی توبہ سے اِس سے کہیں زیادہ خوشی ہوتی ہے!!"

توبہ کا دروازہ - قیامت تک کھلا ہے

- ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ رسول ﷺ کا ارشاد ہے:

إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ النَّهَارِ، وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ اللَّيْلِ، حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا

"اللہ تعالیٰ رات کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے، تاکہ دن کو برائی کرنے والا رات کو توبہ کرے۔ اور دن کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے، تاکہ رات کو گناہ کا ارتکاب کرنے والا دن کو توبہ کرے۔ یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے، جو قرب قیامت کی نشانی ہے۔ اس نشانی کے ظاہر ہونے کے بعد توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔" رواہ مسلم و احمد

دنیا میں استغفار کا فائدہ

مَنْ لَزِمَ الِاسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللَّهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا ، وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا ، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

رواه أبو داود (1518) وابن ماجه (3819) ، وأحمد في "المسند" (1/248) ، والطبراني في "المعجم الأوسط" (6/240)، والبيهقي في "السنن الكبرى" (3/351) *(سند)

جو شخص استغفار کو لازم کرلے تو اللہ تعالیٰ اسے ہر پریشانی سے نجات اور ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ عطاء فرمادیتے ہیں اور اسے ایسی جگہ سے روزی بہم پہنچاتے ہیں کہ اس کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہوتی

- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: وَاللهِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللهَ، وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ اللہ کی قسم! میں دن میں ستر مرتبہ سے زیادہ اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس سے توبہ کرتا ہوں۔"

- يَا أَيُّهَا النَّاسُ تُوبُوا إِلَى اللهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ، فَإِنِّي أَتُوبُ إِلَى اللهِ، وَأَسْتَغْفِرُهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ

- "اے لوگو! اللہ سے توبہ کرو، اور اس سے مغفرت طلب کرو، کیونکہ میں دن میں سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔

توبہ کب تک قبول ہوتی ہے؟

عَنْ عبد اللَّه بن عمر بن الخطاب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قال

إِنَّ الله عزَّ وجَلَّ يقْبَلُ توْبة العبْدِ مَالَم يُغرْغرِ

أخرجه الترمذي (3847) و إبن ماجه (4253) و أحمد (6160) وإبن حبان (628)

اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا ہے جب تک کہ اسے جان کنی کا وقت نہ آجائے۔

توبہ میں جلدی کرنا

عن أبي بَكْرٍ الصديق رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

مَا مِنْ عَبْدٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا فَيُحْسِنُ الطُّهُورَ ، ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ إِلَّا غفرَ اللَّهُ لَهُ ، ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ : "وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ". صححه الألباني في صحيح أبي داود .

جو بندہ کوئی گناہ کر لینے کے بعد اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھتا ہے اور اللہ سے اپنے گناہ کی معافی مانگتا ہے اللہ اسے معاف کر دیتا ہے ......

گناہوں پہ اصرار کے باوجود نعمت کا پانا

إِذَا رَأَيْتَ اللَّهَ تَعَالَى يُعْطِي الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْيَا مَا يُحِبُّ وَهُوَ مُقِيمٌ عَلَى مَعَاصِيهِ فَإِنَّمَا ذَلِكَ مِنْهُ اسْتِدْرَاجٌ

”جب تو کسی شخص کو گناہوں پر اصرار کرنے کے باوجود اللہ کی طرف سے اس پر کوئی دنیاوی نعمت دیکھے جسے وہ پسند کرتا ہو، تو یہ بات یاد رکھنا کہ یہ اللہ کی طرف سے مہلت ہوتی ہے۔“

أحمد (4/145 ، رقم 17349) ، والطبراني فى الكبير 17/330

توبہ کے الفاظ

عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ : أنزل اللَّهُ عَلَيَّ أَمَانَيْنِ لأُمَّتِي : وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ سورة الأنفال آية 33 " وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ سورة الأنفال آية 33 فَإِذَا مَضَيْتُ تَرَكْتُ فِيكُمُ الاسْتِغْفَارَ " ترمذی

اللہ تعالیٰ نے میری امت کے لیئے دو طرح کی سلامتی نازل کی ہے - پھر آپ نے سورۃالانفال کی آیت 33 پڑھی: جب تک آپ ان کے درمیان میں موجود ہیں اللہ آپ کی قوم پر عذاب نازل نہیں کریگا- آیت کا دوسرا حصہ " اللہ کے لیئے سزاوار نہیں کہ وہ ان پر عذاب مسلط کرے جب تک وہ استغفار کرتے رہیں -

پھر حضورؐ نے فرمایا میں چلا جاؤں گا تو پہلی سلامتی اٹھ جائیگی تو میں نے امت کیلیئے ان کے درمیان استغفار دوسری سلامتی کو چھوڑ دیا ہے جو قیامت تک باقی رہے گی

أَسْتَغْفِرُ اللهَ رَبِّىْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ

میں اپنے رب اللہ سے ہر گناہ کی معافی طلب کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں

أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ حی وقیوم ہے اور میں اسی کے سامنے توبہ کرتا ہوں

اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي ، لا إِلَه إِلاَّ أَنْتَ خَلَقْتَنِي وأَنَا عَبْدُكَ ، وأَنَا على عهْدِكَ ووعْدِكَ ما اسْتَطَعْتُ ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ ما صنَعْتُ ، أَبوءُ لَكَ بِنِعْمتِكَ علَيَ ، وأَبُوءُ بذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ، فَإِنَّهُ لا يغْفِرُ الذُّنُوبِ إِلاَّ أَنْتَ

. منْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوقِناً بِهَا ، فَماتَ مِنْ يوْمِهِ قَبْل أَنْ يُمْسِيَ ، فَهُو مِنْ أَهْلِ الجنَّةِ ، ومَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وهُو مُوقِنٌ بها فَمَاتَ قَبل أَنْ يُصْبِح ، فهُو مِنْ أَهْلِ الجنَّةِ » رواه البخاري .

اے اللہ تو ہی میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو نے ہی مجھے پیدا فرمایا اور میں تیرا ہی بندہ ہوں، میں جہاں تک طاقت رکھتا ہوں تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں، میں اپنے عمل و کردار کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، میرے اوپر تیری جو بھی نعمتیں ہیں آپ کے سامنے ان کا اقرار کرتا ہوں، اور میں اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں، پس تو مجھے معاف کردے، تیرے سوا گناہوں کو معاف کرنے والا اور کوئی نہیں ہے

اَسْتَغْفِرُ اللهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهُ عَمَدًا اَوْ خطاً سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ لَآ اَعْلَمُ ط اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

"میں اپنے پروردگار اللہ سے معافی مانگتا ہوں ہر اس گناہ کی جو میں نے جان بوجھ کر کیا یا بھول کر، چھپ کر کیا یا ظاہر ہو کر۔اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اس گناہ کی جسے میں جانتا ہوں اور اس گناہ کی بھی جسے میں نہیں جانتا۔(اے اللہ !) بیشک تو غیبوں کا جاننے والا، عیبوں کا چھپانے والا اور گناہوں کا بخشنے والا ہے۔اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ کی مدد سے جو بہت بلند عظمت والا ہے۔"